خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | یکم اپریل 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 75 | سوموار 12 ذی قعدہ 1416ھ یکم شہادت 1375ہش یکم اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو بر محل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت۔ حلم۔ صبر اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی فطرت میں دراصل بدی نہ تھی اور نہ کوئی چیز بری ہے لیکن بد استعمالی بری بنا دیتی ہے۔ مثلاً ریا ہی کو لو۔ یہ بھی دراصل بری نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی کام محض خدا تعالیٰ کے لئے کرتا ہے اور اس لئے کرتا ہے کہ اس نیکی کی تحریک دوسروں کو بھی ہو تو یہ ریا بھی نیکی ہے۔ ریاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دنیا کے لئے۔ مثلاً کوئی شخص (عبادت کرتا) ہے اور پیچھے کوئی بڑا آدمی آ گیا اس کے خیال اور لحاظ سے نماز کو لمبا کرنا شروع کر دیا۔ ایسے موقعہ پر بعض آدمیوں پر ایسا رعب پڑ جاتا ہے کہ وہ پھول پھول جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم ریا کی ہے جو ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی مگر اپنے وقت پر جیسے بھوک کے وقت روٹی کھاتا ہے یا پیاس کے وقت پانی پیتا ہے۔ مگر برخلاف اس کے جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے (عبادت) کو سنوار سنوار کر پڑھتا ہے وہ ریا میں داخل نہیں۔ بلکہ رضاء الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ غرض ریا کے بھی محل ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 643)

ہدیہ تشکر

○ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا۔ حضرت صاحب نے قادیان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب کے آغاز میں درد مندان جماعت سے کچھ اس رنگ میں تحریک و تلقین دعا فرمائی کہ عالمگیر جماعت احمدیہ میں میرے لئے دعاء صحت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ تواتر اور تسلسل سے دعائیں ہونے لگیں اس پر روزنامہ الفضل کا تلقین دعا کا اپنا مخصوص انداز۔ ان سب تضرعات کے طفیل مجھے نئی زندگی عطا ہوئی ورنہ "برین ہیمرج" کے آپریشن شاذ ہی کامیاب ہوتے ہیں میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں کوئی ایسا ہدیہ تشکر ترتیب دے سکوں کہ اپنے تمام محسنوں کی شکر گزاری کا حق ادا ہو جائے سوائے اس کے کہ جب تک جیئوں گا عالمگیر جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے دعا کرتا رہوں گا کہ وہ اپنے فضل سے ہر احمدی کو اپنی پناہ میں لے لے اور اسے ہر دکھ، ہر رنج، ہر مصیبت، ہر پریشانی، اور ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے اور میرے امام کو لمبی فعال عزت و اقبال اور کامرانیوں سے بھری زندگی دے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناچیز ثاقب (زیروی)
مدیر ہفتہ وار "لاہور" لاہور

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عباس علی شاہ صاحب رضوی رحمٰن کالونی ربوہ 24۔ مارچ 1996ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے آپ کو ربوہ میں نصرت گرلز ہائی سکول میں کافی عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ موصوف مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے داماد تھے۔ آپ موصی تھے آپ نے اپنے پیچھے بیوہ امتہ الحفیظ بقاپوری ایک لڑکا انجنیئر محمد مبشر شاہ رضوی دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں۔ جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہیں کرتا۔ تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے۔ جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے جو کہ انسان کو حاصل ہوتا لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو اکٹھا ہونے سے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں۔ اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ دونوں نہ ملیں۔ اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا

باقی صفحہ 7 پر

اگر کسی کی نسبت سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

یکم- شہادت 1375 ھش یکم - اپریل 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"دیکھو۔ایک طبیب جب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس کی پوری تعمیل کرنی چاہئے۔ورنہ فائدہ سے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ایک شخص اگر بجائے اس نسخہ کے تحریر کردہ امور کے اس کاغذ ہی کو دھو دھو کر پیئے۔تو اسے فائدہ کی امید ہو گی؟ ہرگز نہیں۔پس اسی طرح تم بھی ہماری ہر ایک بات پر قائم رہو جھوٹی اور خشک محبت کام نہیں آتی۔بلکہ تعلیم پر پوری طرح سے عمل کرنا ہی کار آمد ہو گا۔خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے۔وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔مگر وہ دغاباز کو بھی خوب جانتا ہے"

اس ارشاد پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے ہم سب کے لئے لازم ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم سے کیا چاہتے تھے۔وہ کن باتوں سے گریز کی تلقین فرماتے تھے اور کن باتوں کے کرنے کا ارشاد فرماتے تھے۔اگر ہمیں اس بات کا علم نہ ہو تو مطلب یہ ہو گا کہ جو نسخہ حضرت صاحب نے ہمیں لکھ کر دیا ہے۔ہمیں اس کے اجزا ہی کا پوری طرح علم نہیں ہے۔نہ وہ نسخہ ہم بنا سکتے ہیں اور نہ اس کو صحیح معنوں میں استعمال کر سکتے ہیں اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتابوں کو تین دفعہ نہیں پڑھتا مجھے اس کے ایمان کی فکر ہے۔تین دفعہ پڑھنے کا دراصل مطلب یہ ہے کہ انسان اچھی طرح جان لے کہ آپ نے کیا فرمایا ہے۔آپ کی تعلیم کیا ہے آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔پس ہمارے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم حضرت صاحب کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے اس تعلیم کو جانتے بھی ہوں اور پھر اپنے دل میں یہ عزم پیدا کریں کہ ہم نے اس کی ہر شق پر پوری طرح عمل کرنا ہے۔کسی شخص کا محض یہ کہہ دینا کہ وہ حضرت صاحب پر ایمان لے آیا ہے۔یا وہ احمدیہ جماعت میں داخل ہو گیا ہے۔اس کے لئے کار آمد ثابت نہیں ہو سکتا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کی پیش فرمودہ تعلیم پر پوری طرح عمل کر سکیں۔

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا اسے نور اترتا ہے (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔ جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔ دیکھو صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔اور کمبل پوش بن کر پھرا تھا۔مگر جب خدا تعالیٰ نے اسے دیا تو کیا دیا۔دیکھو کیسی مناسبت ہے کہ اس نے چونکہ سب صحابہؓ سے اول خرچ کیا تھا اسے سب سے پہلے خلافت کا تخت عطا کیا گیا۔غرض خدا کوئی بخیل نہیں۔اور نہ اس کے فیض خاص خاص ہیں بلکہ ہر ایک جو صدق دل سے طالب بنتا ہے اسے عزت دی جاتی ہے۔"

ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا کی طرف قدم بڑھائے ہر بات جو وہ کہے اور ہر کام جو وہ کرے اس سے پہلے وہ یہ معلوم کرے کہ کیا وہ بات اور وہ کام خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہے یا نہیں۔جب وہ اپنے دل میں یہ عزم پیدا کر لے گا۔کہ اس نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر نور اترے گا۔اس کی سوجھ بوجھ روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔اور اسے یہ محسوس ہونے لگے گا کہ خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چلا رہا ہے۔جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے۔اگر ہم واقعی خدا کی طرف قدم اٹھا رہے ہوں تو اس علامت کا اظہار لازمی ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اترے اور اس کے فرشتے ہر آن ہماری خدمت پر مامور رہیں۔کتنی بابرکت ہے یہ بات۔جس کسی کو یہ بات نصیب ہو جائے۔اسے اور کیا چاہئے۔پس ہمیں خدا تعالیٰ ہی سے یہ بات مانگنی چاہئے۔کہ ہم اس کی طرف قدم اٹھائیں اور اسی کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اے خدا تو ہمیں یہ توفیق ارزانی فرما۔

آج کا کام کل پہ کیوں چھوڑوں
میں تو کل کا بھی آج کرتا ہوں
اس میں محنت تو ہے بہت لیکن
کسل اور کاہلی سے ڈرتا ہوں

ابوالاقبال

اُس دیس کی آوازیں

راحت سے بہت دور بہت غم سے پرے ہے
منزل مری فردوس و جہنم سے پرے ہے

ہے یاد میں میری مرا اک ایسا وطن بھی
جو دامِ طلسماتِ دو عالَم سے پرے ہے

مستی ہے مگر جانئے مستی ہے کہاں کی
ساقی کی نظر میکدۂ جم سے پرے ہے

اِک دیس سے آتی ہے مرے کان میں آواز
جو حدِّ نگاہِ بنی آدم سے پرے ہے

کچھ بھی نہیں شبنم ہو کہ گوہر کہ ستارہ
جو قطرہ مرے دیدۂ پُرنم سے پرے ہے

تنویر کو نزدیک سے دیکھا ہے بہت شیخ
لیکن وہ بہت دور بہت ہم سے پرے ہے

....

سوز ہے دل کہ ساز ہے مت پوچھ
یہ محبت کا راز ہے مت پوچھ

نوحہ دلنواز میں میرے
کون نغمہ طراز ہے مت پوچھ

میرے مرثیہ دما دم میں
کس کی آوازِ ناز ہے مت پوچھ

دم میں جب تک کہ دم ہے چلتا جا
کتنی منزل دراز ہے مت پوچھ

رقص میں کہکشاں ہے کیوں تنویر
کیوں قمر برق تاز ہے مت پوچھ

روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل 18-اگست 1959ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

علم الارواح ایک قدیم علم ہے اور یہود میں اس کا خاص رواج تھا۔ خصوصاً جب ان کا تعلق دین سے کم ہوا اور الہام کا دروازہ بند ہوا۔ تو وہ اس کی طرف بہت متوجہ ہو گئے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے وقت میں ان میں اس کا رواج بہت بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ کے وقت میں ایک فرقہ یہودیوں کا اسینیوں کے نام سے تھا۔ جن کی نسبت انجیل میں فریسیوں کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیحؑ اسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک پرانا نسخہ کتاب کا جرمنی میں ملا ہے جس میں ایک اسینی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسیحؑ ہمارے فرقہ کے ایک آدمی تھے۔ اور مسیحؑ کی زندگی کے حالات عجیب پیرائے میں اس میں لکھے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتر آئے تھے۔ دیکھو

The Crucifixion by an eye witness

یہ کتاب میرے کتب خانے میں موجود ہے اس فرقہ کی نسبت انسائیکلو پیڈیا بریٹینیکا میں لکھا ہے کہ یہ لوگ روزے رکھتے اور بڑی پاک زندگی بسر کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے۔ اور معجزے دکھاتے تھے۔ چنانچہ PHILO ان کی نسبت لکھتا ہے کہ غیر قوموں کے جادوگروں سے مرعوب نہ ہونا چاہئے ہمارے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور اس نے مثال کے طور پر اسینیوں کو پیش کیا ہے جوزفین مشہور یہودی مصنف بھی ان کے ذکر میں لکھتا ہے کہ وہ پیش گوئیاں کرتے تھے اور غیب کی خبریں بتاتے تھے۔ ان کی نسبت لکھا ہے کہ عبادت کے وقت مراقبہ کرتے تھے۔ تا ان کی ارواح کا تعلق آسمانی باپ سے پیدا ہو جائے اور ان کے لیڈر اسم اعظم کے جاننے کے دعویٰ کرتے تھے۔ جو بقول ان کے بیالیس حرفوں کا ہے یہ لوگ عورتوں سے الگ رہنے کو پسند کرتے تھے۔ تاکہ "مزید الہام ان پر نازل ہو" (انسائیکلو پیڈیا بریٹینیکا جلد 8 ص 718 تا 720)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ مدینہ کے یہود میں سے ایک شخص عبداللہ بن صیاد پیش گوئیاں کیا کرتا تھا۔ جب اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپ اس کا امتحان کرنے کے لئے گئے اور چونکہ وہ غیب کے علم کا دعویٰ کرتا تھا آپ نے اس سے پوچھا میں نے اپنے ذہن میں ایک لفظ رکھا ہے۔ تم بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے سورہ دخان کی آیت (-) ذہن میں رکھی تھی۔ اس نے سوچ کر جواب دیا۔ درخ۔ درخ۔ اور آگے خاموش ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا تو جس حیثیت کا ہے اس سے آگے نہ بڑھے گا۔ یعنی تیرا علم دماغی ہے۔ تو الٰہی اخبار کو نہیں بتا سکتا۔ اس شخص کے متعلق صحابہ کو خیال تھا کہ یہ دجال ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر رسول کریم ﷺ نے آپ کو یہ کہہ کے منع فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس کو مار نہیں سکتے اور اگر دجال نہیں تو اس کا مارنا ناجائز ہے۔ بہرحال اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کے یہود میں اس قسم کے لوگ موجود تھے جو ارواح سے تعلق رکھنے کے مدعی تھے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ اسینی فرقہ کے لوگوں سے تعلق رکھتے تھے۔

لجنہ کالم

18- اگست 1949ء کو کوئٹہ میں لجنہ اماء اللہ کے ایک اجلاس میں حضرت امام جماعت الثانی نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا

میں تمہیں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انسانی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک غذائی پہلو ہوتا ہے جس میں انسان غذا سے طاقت حاصل کرتا ہے اور دوسرا پہلو اس کی فعالی حیثیت ہوتی ہے جس میں وہ حاصل کی ہوئی طاقت کو استعمال کرتا ہے مثلاً بجلی کوئلہ کے ساتھ پیدا کی جاتی ہے۔ مشین کوئلہ کھاتی ہے اور اس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ ہم بٹن دباتے ہیں اور بجلی سے کام لیتے ہیں اور جہاں بجلی نہیں ہوتی وہاں غذائی اور فعالی دونوں پہلو تیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً لالٹین ہوتی ہے جس میں ہم تیل ڈالتے ہیں۔ یہ اس کا غذائی پہلو ہے۔ پھر ہم بتی کو دیا سلائی لگا کر روشن کر کے اس سے کام لیتے ہیں یہ اس کا فعالی پہلو ہوتا ہے۔ یہی حالت جسمانی جسم کی ہے۔ کوئی انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو ایسا نہیں گزرا جو کھاتا پیتا نہ ہو۔ تم میں سے ہر بوڑھا جوان بچہ عورت اور مرد غذا کھاتا ہے خواہ وہ غذا اچھی ہو یا بری چاول ہو یا گندم گوشت ہو یا ترکاری وہ غذا کھاتا ضرور ہے۔ اگر وہ غذا نہ کھائے تو اس کا جسم مرجائے گا۔ اور طاقت قائم نہیں رہے گی۔ غذا کھانے کے بعد وہ کام کرتا ہے کوئی تاجر ہوتا ہے وہ تجارت کرتا ہے کوئی مزدور ہوتا ہے وہ مزدوری کرتا ہے۔ کوئی سرکاری ملازم ہوتا ہے وہ ملازمت کرتا ہے۔ غرض نوکری زراعت اور تجارت سب کاموں کی بنیاد روٹی پر ہوتی ہے اگر کوئی شخص کھانا نہ کھائے تو اس کا جسم بیکار ہو جائے اور وہ کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے کہ فوج پیٹ پر لڑتی ہے۔ اگر پیٹ بھرا ہوا نہ ہو تو کوئی سپاہی لڑے گا کیا؟ غرض پہلے انسان غذا کھاتا ہے اور پھر اس سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے کام کرتا ہے۔ یہی حالت دین کی ہے۔ دین میں ایک حصہ غذائی ہوتا ہے اور ایک فعالی ہوتا ہے۔ جس طرح جسم کی طاقت کے قیام کے لئے روٹی چاول سبزی اور ترکاری وغیرہ اشیاء مقرر ہیں اور جس طرح ہم دن میں چار پانچ دفعہ کھاتے پیتے ہیں۔ اسی طرح روح کو زندہ رکھنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ چیزیں مقرر ہیں مثلاً (عبادات) صدقہ و خیرات ہے۔ ذکر الٰہی ہے۔ یہ سب روح کی غذائیں ہیں۔ جس طرح روٹی کے بغیر جسم زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح ان چیزوں کے بغیر روح بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ تم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں آدمی نے ساٹھ دن تک کھانا نہیں کھایا۔ اور پھر وہ زندہ رہا۔ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے یہ بات بیان کرے کہ فلاں شخص چھ ماہ سے کمرے میں بند کیا ہوا ہے۔ اسے روٹی اور پانی نہیں دیا گیا۔ وہ سخت گھبرایا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے باہر نکالا جائے۔ تو تم کہو گی جو شخص چھ ماہ سے بغیر کھائے پئے اندر بند ہے وہ کیا زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ لیکن تم بڑے اطمینان سے یہ بات کہہ دیتی ہو کہ فلاں شخص دس سال تک (عبادت) کے قریب بھی نہیں گیا اور اس کی روح زندہ ہے۔ فلاں شخص دس سال سے روزے نہیں رکھتا اور اس کی روح زندہ ہے۔ فلاں شخص دس سال سے (تزکیہ نفس) کے لئے رقم نہیں دیتا۔ اور اس کی روح زندہ ہے۔ (-) فلاں شخص ذکر الٰہی نہیں کرتا اور اس کی روح زندہ ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جسم کی غذا کے متعلق تو تم یہ خیال کرتی ہو کہ غذا کے بغیر انسان چوتھے پانچویں دن مرجاتا ہے۔ لیکن روحانی غذا کے متعلق تم یہ خیال کرتی ہو کہ روح دس سال کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ جس طرح غذا نہ ملنے سے جسم مرجاتا ہے اسی طرح روحانی غذا نہ ملنے کی وجہ سے روح بھی مرجاتی ہے۔ انسان کھاتا پیتا ضرور ہے لیکن یاد رکھو اس کا اصل مقصود کھانا پینا نہیں۔ ظاہری طور پر جو چیز تمہیں نظر آ رہی ہے وہ تو بشر ہے۔ جیسے گھوڑے گائے اور بکری وغیرہ کھاتے پیتے ہیں اور وہ انسان نہیں کہلاتے۔ اسی طرح صرف کھانے پینے کی وجہ سے انسان انسان نہیں کہلاتا بلکہ انسان اسی کو کہتے ہیں جس میں خدا تعالیٰ سے ملنے کی قابلیت پائی جاتی ہو۔ انسان انس سے ہے اور انس کے معنے محبت کے ہیں۔ عربی کا یہ قاعدہ ہے کہ جب اسم کے آگے الف اور نون لگا دیا جائے تو اس کے معنے دو کے ہو جاتے ہیں مثلاً مومن ایمان لانے والا ایک مرد اور مومنان ایمان لانے والے دو مرد۔ مسلم "اسلام لانے والا ایک مرد۔ مسلمان ایمان لانے والے دو مرد ہیں۔ اسی طرح انس کے معنی ہیں محبت۔ اور جب اس کے آگے الف اور نون لگا دیا جائے تو اس کے معنے ہو جائیں گے۔ دو محبتیں۔ چنانچہ انسان کو انسان اسی لئے کہتے ہیں کہ اس کے اندر دو محبتوں کا مادہ پیدا کیا گیا ہے۔ ایک تو بنی نوع انسان کی محبت ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ کی محبت۔ بنی نوع انسان کی محبت میں بیوی کی محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ بچوں کی محبت بھی شامل ہوتی ہے ماں باپ رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ اپنے ملک والوں کی محبت بھی شامل ہوتی ہے۔ دوسری محبت خدا تعالیٰ کی ذات سے ہوتی ہے۔ جب کسی بشر میں یہ دونوں محبتیں کامل طور پر پائی جاتی ہوں تو اسے انسان کہتے ہیں۔ غرض ایک طرف انسان بنی نوع انسان یعنی قوم ملک اور خاندان کی خدمت کرتا ہے تو دوسری طرف وہ عشق الٰہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ کسی بشر کو چلتا پھرتا یا سانس لیتا ہوا دیکھ کر اسے انسان نہیں کہہ سکتے۔ وہ صرف بشر ہے۔ یعنی زمین پر چلنے پھرنے والا ایک جانور۔ وہ انسان نہیں کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں پائی جاتی۔ ایک محبت والے کو انسان نہیں کہتے۔ ایک طرف محبت کرنے والا تو جانور بھی ہوتا ہے۔ گائیں۔ بھیڑیں۔ گھوڑے بھی بچے سے محبت کرتے ہیں حتیٰ کہ چیونٹی اور مکھیاں بھی اپنے بچوں سے محبت کرتی ہیں۔ پھر محض بیوی اور خاوند کی آپس میں محبت کرنے کی وجہ سے انسان انسان کس طرح کہلا سکتا ہے۔ یہ لفظ تو صرف اس جانور کے لئے بولا جاتا ہے جس میں دو محبتیں پائی جاتی ہوں۔ ایک طرف اس میں خدا تعالیٰ کی محبت پائی جاتی ہو اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی محبت پائی جاتی ہو۔

آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک نہایت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ہود علیہ السلام

س- حضرت ہودؑ کا پیشہ کیا تھا۔

ج- حضرت ہودؑ تجارت کیا کرتے تھے۔

س- حضرت ہودؑ کا حلیہ مبارک کیسا تھا۔؟

ج- حضرت ہودؑ کا سرخ و سفید رنگ تھا۔ آپ وجیہ تھے۔ اور داڑھی بڑھی ہوئی تھی۔

(عینی جلد 7 کتاب الانبیاء)

س- حضرت ہودؑ نے انہیں کیا تعلیم دی۔؟

ج- حضرت ہودؑ نے انہیں دعوت توحید دی۔ اور کہا کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور یہ دولت و عظمت اور قوت جو تمہیں حاصل ہے۔ یہ خدا کی عطا کردہ ہے۔ اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

کلام الٰہی میں ہے۔

ترجمہ:۔ اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

س- عاد قوم نے حضرت ہودؑ کی نصیحتوں کا کیا جواب دیا؟

ج- عاد قوم نے حضرت ہودؑ کی توہین کی اور کہا کہ تو کوئی روشن نشان نہیں لایا۔ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے کسی بت نے تیرا دماغ خراب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتا۔

قوم کے سرداروں نے کہا کہ اے ہود! ہم تجھے کم عقل اور جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں۔

س- حضرت ہودؑ نے انہیں کیا جواب دیا اور کون سے دلائل دے کر سمجھایا؟

ج- حضرت ہودؑ نے جواب دیا کہ مجھ میں کم عقلی نہیں پائی جاتی بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں اور تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا وہ عذاب یاد دلایا جس نے حضرت نوحؑ کی قوم کو ان کی سرکشی کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔

س- قوم عاد نے حضرت ہودؑ کی نصائح کا کیا جواب دیا۔؟

ج- قوم عاد نے کہا۔

تیرا وعظ کرنا یا نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے (کیونکہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں) وہ تو پہلے زمانہ کے لوگوں سے رائج ہیں اور ہم پر کبھی عذاب نہیں آئے گا۔

س- حضرت ہودؑ نے ان کی حد سے بڑھتی ہوئی شرارتوں پر کیا کیا۔

ج- آپ نے فرمایا۔

میں اللہ کو اس (بات) کا گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جس کسی کو تم اللہ کا شریک قرار دیتے ہو۔ میں اس سے بے زار ہوں۔ اس کو چھوڑ کر تم سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو۔

پھر آپ نے کہا کہ میرا اپنے رب پر توکل ہے اور وہ میری مدد کے لئے آ رہا ہے۔ قریب کی راہ سے۔ اللہ تعالیٰ کا تم سب پر تصرف ہے اور یہ کہ اگر تم نے خدا کو نہ مانا تو تمہارے علاوہ وہ کسی اور قوم کو جانشین بنا دے گا۔ اور تم اس کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔

س- حضرت ہودؑ کی قوم نے آپ سے کیا مطالبہ کیا۔

ج- قوم عاد نے کہا۔

کہ اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے۔

س- حضرت ہودؑ نے ان کے عذاب کے مطالبے پر کیا جواب دیا؟

ج- پس تم بھی (میرے لئے عذاب کا) انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ (تمہارے لئے) عذاب کا انتظار کرتا ہوں گا۔

س- عاد قوم کس عذاب سے ہلاک ہوئی۔؟

ج- آندھی کے عذاب سے۔ جو متواتر سات راتیں اور آٹھ دن تک چلتی رہی۔ کلام الٰہی میں ذکر ہے۔

اور عاد ایک ایسے عذاب سے ہلاک کئے گئے جو ہوا کی صورت میں آیا تھا جو یکساں چلتی تھی اور سخت تیز تھی۔ اس (اللہ) نے ہوا کو متواتر سات راتیں اور آٹھ دین ان کی تباہی کے لئے مقرر کر چھوڑا تھا۔ سو اس کا نتیجہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ قوم بالکل گر گئی گویا کہ وہ کھجور کے ایک کھوکھلے درخت کی جڑیں ہیں جن کو تیز آندھی نے گرا کر رکھ دیا ہے۔

ہوا کا تیز طوفان بلا وقفہ ایک ہفتہ تک چلتا رہا۔ اور قوم عاد زیر زمین مدفون ہو گئی اور ان کا شہر ریت کے ٹیلوں میں دب گیا۔

س- عاد قوم کی تباہی کس طرح ہوئی؟۔

ج- عاد قوم جو ذات العماد کہلاتی تھی۔ جو (——) کون طاقت میں ہم سے زیادہ ہے کی دعویدار تھی۔ وہ خدا کے عذاب سے دوچار ہوئی تو ان کے صرف گھر ہی نظر آتے تھے۔ سب قوم ریت میں دب گئی۔

انہوں نے اپنی وادیوں کی طرف بڑھتا ہوا بادل دیکھا تو خوش ہوئے کہ یہ ہم پر بادل برسائے گا (ہم نے کہا) نہیں یہ وہ عذاب ہے جس کو تم جلد مانگتے تھے۔ یہ ایک ہوا ہے جس میں دردناک عذاب پوشیدہ ہے۔ یہ ہوا اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کرتی چلی جائے گی۔

س- کلام الٰہی کی کن سورتوں میں عاد قوم کی تباہی کا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

ج- سورۃ اعراف' سورۃ ہود' سورۃ احقاف' سورۃ حم سجدہ' سورۃ القمر' سورۃ الزاریات' سورۃ الحاقہ۔

س- عذاب تو اور قوموں پر بھی آئے مگر دنوں کے لئے منحوس ہونے کا ذکر کس قوم کے لئے آیا۔

ج- عاد قوم کے لئے آیا۔

اور فی ایام نحسات کے الفاظ آئے۔

سورۃ قمر میں آیا ہے۔

کہ یہ اس قوم کے لئے میلہ اور عید کے دن تھے جنہیں وہ مبارک سمجھتے تھے۔ اس لئے فرمایا کہ جنہیں تم مبارک دن سمجھتے تھے وہی منحوس ثابت ہوئے۔

س- حضرت ہودؑ کو تاریخی لحاظ سے کیا اہمیت اور شان حاصل ہے۔

ج- حضرت ہودؑ کو تاریخی لحاظ سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ پہلے نبی ہیں جو عرب میں مبعوث ہوئے۔

س- حضرت ہودؑ اور آپ پر ایمان لانے والوں نے کس علاقہ کی طرف ہجرت کی؟۔

ج- حضرت ہودؑ اور آپ کے متبعین نے قوم عاد کی تباہی کے بعد حضر موت کی طرف ہجرت کی۔ حضرت ہودؑ اور آپ پر ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان رحمت سے بچا لیا۔

س- حضرت ہودؑ نے کہاں وفات پائی۔؟

ج- حضر موت میں۔

حضر موت کی شمالی سرحد پر ایک مقام تریم ہے۔ تریم سے دو منزل کے فاصلہ پر آپ کی قبر ہے۔

(قصص القرآن ص 102)

س- عاد قوم کا ذکر کلام الٰہی میں کتنی بار آیا ہے؟

ج- 21 بار۔

چار مرتبہ سورۃ ہود میں۔ سورت ہائے شعراء' اعراف' فجر' زاریات' ص' ق' توبہ' ابراہیم' حج' مومن' نجم' قمر' فرقان' عنکبوت' احقاف' قمر

اور سورۃ فصلت میں 2 بار

س- سورۃ ہود کس سیپارے میں ہے۔

ج- سورۃ ہود گیارہویں اور بارہویں سیپارے میں ہے۔

س- حدیث میں سورۃ ہود کی فضیلت کیا بیان کی گئی ہے۔؟

ج- حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سورہ ہود کو جمعہ کے دن پڑھا کرو۔

اس سورۃ میں نظام جماعت کا ذکر ہے۔ اور جمعہ کا دن بھی اجتماع کا دن ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے اسے جمعہ کے دن پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

س- حضور ﷺ سورۃ ہود کے متعلق کیوں فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

ج- سورہ ہود کی وہ آیت جس کے متعلق آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے درج ذیل ہے۔ ترجمہ پس اے رسولؐ! تو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔

اعلان داخلہ ایم ایس سی

ماحولیاتی انجینئرنگ / سائنسز

○ انسٹی ٹیوٹ آف Environmental سائنسز اینڈ ریسرچ' پاکستان سٹیل نے سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے الحاق سے ماسٹر آف سائنس ماحولیاتی انجینئرنگ / سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ پروگرام دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوگا کورس ورک اور Thesis پر مشتمل ہوگا۔ تعلیمی ریکارڈ اور تحقیق کو دیکھتے ہوئے .M.Sc کے بعد ایم فل Ph.D میں داخلہ بھی ممکن ہوگا۔

شرائط داخلہ

1- وہ طلبہ جنہوں نے پاکستان انجینئرنگ کونسل کی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹیوں / کالجوں سے فرسٹ ڈویژن میں .B.Sc انجینئرنگ کی ہو درخواست دینے کے اہل ہیں۔ یا

2- وہ طلبہ جنہوں نے .M.Sc کیمسٹری یا مائیکروبیالوجی میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو وہ بھی داخلہ کی درخواست دینے کے اہل ہیں۔

3- داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو پاس کرنا ضروری ہوگا۔

داخلہ ٹیسٹ کراچی' لاہور اور اسلام آباد میں مورخہ 17- اپریل 1996ء کو صبح 10 بجے ہوگا۔

پراسپکٹس اور داخلہ فارم 300 روپے کے عوض مندرجہ ذیل پاکستان سٹیل کے دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

1- پاکستان سٹیل زونل آفس گھر نمبر 48 سیکٹر G-6/3 اتاترک ایونیو۔ اسلام آباد

2- پاکستان سٹیل زونل آفس A-42 ظفر علی روڈ گلبرگ لاہور

3- پاکستان سٹیل زونل آفس F.T.C بلڈنگ شاہراہ فیصل۔ کراچی

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- اپریل 96ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات

مکرم میاں پیر محمد صاحب آف مانگٹ اونچے

1910ء کی بات ہے جب بیس بائیس سال کا ایک نوجوان اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے اپنے گاؤں مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ (حال ضلع حافظ آباد) سے آستانہ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے پیدل چل نکلا- یہ پیاس اس لئے بھی شدید ہو گئی تھی کہ آپ کا دل نور احمدیت سے 1904ء میں ہی منور ہو چکا تھا لیکن مرکز سلسلہ اور صحبت حضرت کی تشنگی تو باقی تھی- کچھ مسافت پیدل طے کی- رات ایک ڈیرہ پر قیام کیا پھر اپنے کندھے پر لی ہوئی چادر کو دس پیسے میں فروخت کر کے کرایہ اور زادراہ کے طور پر صرف میں لائے بٹالہ سے پیدل قادیان پہنچے- یہ امامت اولیٰ کا زمانہ تھا- قادیان میں آپ کے بھائی مولوی فضل دین صاحب آف مانگٹ اونچے رفیق حضرت بانی سلسلہ قیام پذیر تھے- قادیان جا کر بیت الذکر سے اپنے بھائی کے بارہ میں پوچھا اور پھر ان کے ہاں ٹھہرے- امامت احمدیہ اور قادیان کی پاک بستی سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے قصد کرنے والے یہ پر عزم نوجوان میرے دادا مکرم میاں پیر محمد صاحب آف مانگٹ اونچے تھے-

آپ 1904ء میں احمدیت میں داخل ہوئے لیکن حضرت بانی سلسلہ کی زیارت سے محروم رہے جس کا ملال عمر بھر آپ کو رہا- آپ کے بڑے بھائی مکرم مولوی فضل دین صاحب جو مربی کے طور پر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تعینات رہے وہ قادیان میں تھے ان کا انتظار تھا کہ وہ واپس گاؤں آئیں تو آپ قادیان جائیں لیکن اس دوران حضرت صاحب کی وفات ہو گئی- وفات کے بعد آپ نے قادیان کا خود قصد کیا اور حضرت امام جماعت الاول کی صحبت سے فیض یاب ہوئے- آپ کی پیدائش 1889ء کے لگ بھگ کی ہے- دس ماہ تک مسلسل آپ قادیان میں رہے اور یہاں دیگر علوم کے علاوہ کلام الٰہی کا ترجمہ سیکھا اور اس میں مہارت حاصل کی- علم کا شوق تھا مدرسہ احمدیہ گئے تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ عمر کی وجہ سے کہا کہ اب آپ سکول کے قابل نہیں ہیں اس کی شکایت حضرت امام الاول سے کی تو انہوں نے دلجوئی کے لئے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ کس سکول کے پڑھے ہوئے تھے- بیت الاقصیٰ میں بیٹھ جاؤ اگر تمہیں کوئی نہ پڑھائے تو پھر مجھے بتانا- چنانچہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب' حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے اسباق لئے اور کلام الٰہی کا ترجمہ سیکھ لیا- اور یوں اپنی علمی پیاس بجھائی-

آپ قادیان میں اپنے بھائی کے پاس تھے خرچہ ان سے لیتے- ایک دفعہ خرچ ختم ہوا تو حضرت امام جماعت الاول کے پاس گئے انہوں نے ایک روپیہ دیا- جب بھائی سے خرچہ ملا تو روپیہ واپس کرنے حضرت صاحب کے پاس گئے اس پر انہوں فرمایا: "نورالدین جو دے دیتا ہے وہ واپس نہیں لیتا-" قادیان کے وہ دس ماہ آپ کی زندگی بدل گئے اور آپ نے نور فراست سے وافر حصہ پایا صحبت صالحین نے آپ کی کایا پلٹ دی- قادیان کے بعد آپ نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کی شاگردی میں چند برس گزارے- حضرت راجیکی صاحب کی شادی بھی مانگٹ اونچے کے ہمسایہ گاؤں پیر کوٹ میں ہوئی تھی اس لئے ان سے خاص تعلق عمر بھر رہا-

مکرم دادا جان کی شادی حضرت میاں فتح الدین صاحب گوندل آف پیر کوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ کی بیٹی مکرمہ زینب بی بی صاحبہ سے ہوئی- آپ کے سسرال کو یہ سعادت حاصل ہے کہ آپ کے خسر' آپ کی خوش دامن مکرم مریم بی بی صاحبہ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان اور خوش دامن صاحبہ کے تینوں بھائی حضرت میاں پیر محمد صاحب پیر کوٹی' حضرت میاں نور محمد صاحب پیر کوٹی اور حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب یہ سب رفقاء حضرت بانی سلسلہ بھی تھے اور ساتھ انہیں موصی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے- حضرت مریم بی بی صاحبہ کے علاوہ باقی یہ تمام بزرگ بہشتی مقبرہ میں ربوہ میں مدفون ہیں-

مکرم دادا جان نے پڑھنا تو سیکھ لیا تھا لیکن ابھی لکھنا نہ سیکھا تھا- 1920ء کی دہائی کی بات ہے جب حکومت کی طرف سے "دیہات سدھار" کے تحت بینک کھولے گئے- یہ بینک مانگٹ اونچے میں بھی قائم ہوا- اکاؤنٹنٹ / کیشئر کا سوال پیدا ہوا تو نظر دادا جان پر پڑی اس ضرورت کے پیش نظر آپ نے اپنا نام اور ہندسوں میں رقم لکھنا سیکھا اور پھر ساری عمر ہی کھاتے لکھتے رہے- بینک تو ختم ہو گئے لیکن گاؤں کے امین آپ ہی رہے- آپ کے پاس اس غرض کے لئے چھ من وزنی تجوری تھی جو آج تک موجود ہے اس میں امانت کی خاطر لوگوں کے روپے اور زیورات رکھتے تھے یہ تجوری بینک کی خاطر آپ نے لی اور پھر امانتوں کے لئے عمر بھر کام آئی-

گاؤں میں عبادات الٰہی کی امامت کے فرائض آپ نے ایک لمبا عرصہ سنبھالے رکھے- آپ کی اہلیہ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ نے گاؤں کے بیشتر بچوں کو قاعدہ اور کلام الٰہی پڑھایا گویا آپ کا گھر گاؤں میں دین و علم کی دولت لوگوں کو دینے میں مصروف رہا- جماعت احمدیہ کے چاروں ائمہ کا دور دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی- زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے آپ گاؤں سے اپنے بچوں کے پاس ربوہ آگئے اور آخری دس سال ان کے پاس ربوہ اور کراچی میں گزارے- تقریباً سو سال کی کامیاب اور صحت مند زندگی گزارنے کے بعد آپ 13- فروری 1989ء کو رحلت کر گئے- آپ ابتدائی موصی تھے- چنانچہ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی-

آپ کے خاندانی کوائف اور حالات زندگی کے بعد تحدیث نعمت اور یادرفتگان کے طور پر چند نمایاں پہلوؤں کے بارہ میں لکھنا چاہوں گا- آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی یہ تذکرہ ضروری ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی اقدار کو نہ صرف پہچان سکیں بلکہ ان کی حفاظت کرنے والی بھی ہوں-

آپ کی سیرت کا خلاصہ احمدیت اور ائمہ جماعت سے والہانہ عشق' کلام الٰہی سے عشق' وسعت مطالعہ' اپنی اولاد میں علم کی لو جگانا اور وسیع القلبی تھا- مطالعہ کا شوق اس قدر کہ اپنی عمر کے آخری ایام میں بھی کتب حضرت بانی سلسلہ اور کتب تشریح کلام الٰہی کا مسلسل مطالعہ کرتے رہتے تھے- یہ مطالعہ محض سطحی نہ تھا بلکہ تدبر کے ساتھ مطالعہ کرتے اور نکات نکالتے خاص طور پر کلام الٰہی کے ترجمہ' توضیح اور روٹ بتانے میں آپ کو مہارت تھی- یہ سب کچھ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی کتب کے مطالعہ سے حاصل کیا تھا- دوران مطالعہ اگر کسی مسئلہ' علمی یا معرفت کے نکتے کی سمجھ نہ آتی تو بے دھڑک علماء سے سوال کرتے اور وضاحت چاہتے تھے-

علم سے لگاؤ کا اظہار اس طرح بھی کرتے کہ اگرچہ میں خود تو پڑھ نہیں سکا لیکن اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا اور ان کی نسلوں کو اس میدان میں نمایاں دیکھنا چاہتا ہوں- چنانچہ اس کا عملی مظاہرہ آپ نے اس طرح کیا کہ گاؤں کی تعلیم کے بعد بچوں کو فوراً باری باری قادیان بھجواتے گئے اور سب کو تعلیم دلوائی- آپ کے سب سے بڑے بیٹے مولوی فاضل اور سب سے چھوٹی بیٹی کو ایم- اے تک تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا- یہ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ اپنے پوتے پوتیوں' نواسے نواسیوں اور پھر ان کے بچوں سب پر نظر رکھتے اور تعلیمی لحاظ سے آپ کا حافظہ بہت تیز تھا کہ فلاں کس جماعت میں اور کس اہلیت کا طالب علم ہے- زیادہ نمبر لینے والوں کا ہر وقت تذکرہ کرتے اور ان کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتے تھے اسی طرح کم نمبر لینے والوں کی آپ کو بہت فکر رہتی کہ یہ پیچھے نہ رہ جائیں- آج خدا کے فضل سے آپ کی اولاد میں واقفین زندگی' مربیان' سائنسدان' پروفیسر' انجینئرز' ڈاکٹرز' کمیشنڈ آفیسر' بزنس مین وغیرہ سبھی موجود ہیں-

احمدیت کی برکات کا تذکرہ کرتے رہنا اور اپنے بچوں میں احمدیت کی شمع جلائے رکھنا آپ کا نمایاں پہلو تھا- آپ اکثر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے یہ تذکرہ کرتے کہ ہم آج جو کچھ اور جس مقام پر ہیں وہ صرف احمدیت کے نور کی وجہ سے ہے جس نے ہمیں جہالت سے نکال کر روشنی کا رستہ دکھایا- احمدیت سے لگاؤ اور عقیدت آپ کی نسل میں بھی منتقل ہوئی آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں اور اسی طرح چار پوتوں کو بھی زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے-

وسیع القلبی آپ کا نمایاں خلق تھا اور یہ احمدیت کی برکت کا نتیجہ تھا- تحریرات حضرت بانی سلسلہ کا پرتو آپ کی زندگی میں نظر آتا تھا- چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرنا' ان کے بارہ میں گفتگو کرنا یا ان کو دھیان دینا' ان کو آپ پسند نہ کرتے تھے بچوں میں بھی یہ بات پیدا کرنے کی کوشش کی- گاؤں میں آپ کی مختصر زرعی اراضی تھی اس کو آپ کے عزیز کاشت کرتے تھے- اس سے اکثر بے نیاز رہتے تھے جو عزیزوں نے دے دیا وہ لے لیا- ایک دفعہ آپ کی اہلیہ محترمہ نے اپنے بیٹے سے ذکر کیا کہ اگر یہ زمین کسی دوسرے کو دے دی جائے تو وہ زیادہ حصہ دے دیں گے- یہ بات آپ کو آپ کے بیٹے نے کہی تو کہنے لگے آپ نے بڑے لوگ بننا ہے یہ چھوٹی باتیں ہیں-

ڈسپلن آپ کی زندگی کا ایک نمایاں اصول تھا- اس بارے میں خاص بات غذا پر مکمل کنٹرول اور باقاعدگی تھی- بے وقت اور بھوک سے زائد آپ نہ کھاتے تھے- بروقت اور کم کھانا یہ آپ کی صحت کا راز تھا- اگر کھانے میں زیادہ یا ایک سے زائد کھانے آپ کو دیئے گئے ہیں تو دونوں سے اتنا ہی لینا ہے جس قدر آپ روٹین میں کھاتے ہیں باقی واپس آجاتا تھا- یہی وجہ تھی کہ بیماری آپ کے پاس نہ آتی تھی اور یوں آپ نے بغیر معذوری کے صحت مند طویل عمر گزاری-

عبادت الٰہی میں رقت اور سوز- بیت الذکر میں جا کر عبادت کرنا اپنی ہمت کے آخر تک جاری رکھا- اپنی اور اپنے خاندان کی ترقیات پر ہر وقت شکر الٰہی بجالاتے رہنا- فراغت سے بے زاری کا اظہار چنانچہ کئی دفعہ دفاتر سلسلہ چلے جاتے کہ مجھے کوئی رضا کارانہ کام دے دیں تا خدمت کر سکوں- اگلی نسل کی پڑھائی اور ان کے روزگار کا خیال اور تحدیث نعمت کے طور پر ان کے دوسروں کے ساتھ تذکرے کرتے رہنا اور یہ بتانا کہ یہ ہمیں احمدیت کی برکت سے ملا ہے- اپنے بڑے بھائی حضرت مولوی فضل دین صاحب کا تذکرہ کرتے تو اکثر آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے کہ انہیں زیارت حضرت بانی سلسلہ اور دستی بیعت کی توفیق ملی لیکن میں اس سعادت سے محروم رہا- اس کا اظہار اکثر کیا کرتے- لیکن وہ نور جو احمدیت نے آپ کو دیا اس کو آپ نے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنایا اور اپنے بچوں اور ان کی اولاد میں بھی داخل کرنے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش کا نیا قانون

بنگلہ دیش کی وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء نے صدر عبدالرحمٰن بسواس سے درخواست کی ہے کہ وہ بنگلہ دیش میں پھر سے انتخابات کروانے کے لئے غیر جانبدار نگران حکومت تشکیل دیں۔ بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ نے گزشتہ روز ایک آئینی ترمیم کی منظوری دے دی تھی جس کے تحت مستقبل میں ہونے والے تمام انتخابات ایک غیر جانبدار نگران حکومت کی نگرانی میں کرائے جائیں گے۔

بنگلہ دیش کے حالات اس وقت بہت نازک ہو گئے تھے جب بیورو کریسی نے بھی سول نافرمانی میں شرکت کا اعلان کر دیا تھا۔ حکومتی افسران نے اپنے دفاتر کے سامنے دھرنا دے دیا اور بڑے افسران اپنے دفاتر میں نہیں گئے۔ پورے ملک میں مسلسل سول نافرمانی کی وجہ سے زندگی معطل ہو کر رہ گئی تھی۔ سڑکوں پر صرف رکشا چلتے رہے۔ بسیں، ٹرین اور دوسری ٹرانسپورٹ سڑکوں پر نظر نہیں آئی۔

بنگلہ دیش میں اپوزیشن عرصہ قریباً دو سال سے اس احتجاج میں مصروف ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء استعفیٰ دے دیں اور غیر جانبدار نگران حکومت کی نگرانی میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ اپوزیشن کا کہنا تھا کہ مسز خالدہ ضیاء کی سربراہی میں عام انتخابات پر امن نہیں ہو سکتے۔ اس احتجاج میں اپوزیشن کے ڈیڑھ سو کے قریب اراکین قومی اسمبلی نے رکنیت سے استعفے بھی دے دیئے تھے۔ حکومت نے کہا تھا کہ وہ خالی شدہ نشستوں پر ضمنی انتخابات کرالیں گے لیکن ضمنی انتخابات کی بجائے عام انتخابات کرائے۔ جس کا اپوزیشن نے بائی کاٹ کر دیا اور یوں مسز خالدہ ضیاء کی حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کو اس یکطرفہ انتخابات میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت حاصل ہو گئی۔ اس اکثریت کے بل پر مسز ضیاء نے آئین میں ترمیم کروائی۔ کیونکہ مسز ضیاء کا کہنا تھا کہ غیر جانبدار نگران حکومت کا کوئی تصور آئین میں موجود نہیں ہے اس لئے وہ استعفیٰ نہیں دے سکتیں آخر کار مسز ضیاء کو اپوزیشن کا مطالبہ ماننا پڑا اور اب بنگلہ دیش میں آئین کے تحت عام انتخابات غیر جانبدار نگران حکومت کے زیر انتظام ہوں گے۔

ooo

افغانستان میں پاکستانی قونصل خانوں کا قیام

افغانستان کی ربانی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے طالبان کے زیر قبضہ علاقوں میں اپنے کئی قونصل خانے کھول دیئے ہیں۔ افغان حکومت کا کہنا ہے کہ پاکستان نے یہ کارروائی کر کے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ یہ قونصل خانے' جلال آباد' مزار شریف اور ہرات میں کھولے گئے ہیں۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت افغانستان طالبان پر ایک بڑا حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ خیال ہے کہ یہ حملہ گلبدین حکمت یار کی پارٹی حزب اسلامی کے تعاون سے کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ حزب اسلامی اور حکومت افغانستان کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا تھا کہ وہ طالبان کے خلاف حملے میں افغانی حکومت کا ساتھ دے گی۔ اس معاہدے کے مطابق حزب اسلامی اپنے ہتھیار لے کر کابل آجائے گی اور حکومت کے ساتھ مل کر کابل کا دفاع کرے گی۔

اس وقت کابل کے ارد گرد 35 ہزار مسلح طالبان موجود ہیں جنہوں نے شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ تاہم حکومت نے بھی بڑی مقدار میں اسلحہ جمع کر لیا ہے اور اب وہ پہلے سے مضبوط پوزیشن میں دکھائی دیتی ہے۔ حزب اسلامی کے ساتھ اس کا اتحاد طے پا جانے کے بعد اس کی پوزیشن مزید مضبوط ہو چکی ہے۔ اور اب افغان حکومت طالبان پر بڑا حملہ کر کے طالبان کو کابل کے گردو نواح سے دور دھکیلنا چاہتی ہے۔

ooo

اسرائیلی وزیراعظم کے قاتل کو عمر قید

سابق اسرائیلی وزیراعظم یاتزک رابن کے قاتل 25 سالہ انتہا پسند یہودی طالب علم یگال آمیر کو عدالت نے عمر قید کی سزا دے دی ہے۔ اسرائیل میں سزائے موت نہیں دی جاتی۔ تفتیش اور مقدمے کی سماعت کے دوران یہ واضح ہو گیا کہ یگال آمیر نے اسرائیلی وزیراعظم کو طے شدہ منصوبے کے تحت 4۔ نومبر 1995ء کو ہلاک کر دیا تھا۔ مسٹر رابن اس وقت ایک امن ریلی میں شریک تھے۔ ان کے قتل کو ان کے باڈی گارڈز کی غفلت قرار دیا جا رہا ہے۔

عدالت نے کہا کہ یگال کسی رحم کا مستحق نہیں ہے۔ اس نے قطعی طور پر قتل کا ارتکاب کیا ہے۔ عدالت نے ملزم کا یہ موقف مسترد کر دیا کہ وہ مسٹر رابن کو صرف مفلوج کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ امن کے عمل کو آگے نہ بڑھا سکیں۔ ملزم 45 دنوں میں سپریم کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔

ملزم نے فیصلہ سننے کے بعد عدالتی کارروائی کو محض ایک نمائشی عدالت قرار دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اسرائیلی عوام کے لئے۔ تورات کے لئے اور اسرائیل کی سرزمین کے لئے کیا ہے۔

ooo

بحرین کے شیعہ گاؤں کا محاصرہ

بحرین کی پولیس نے ایک شیعہ گاؤں کا محاصرہ کر کے ہر طرف سے کاٹ دیا ہے۔ پولیس کی جیپیں گاؤں کی گلیوں میں گھوم رہی ہیں۔ بحرین میں کئی ماہ سے حکومت کے خلاف شیعہ طبقہ ایجی ٹیشن کر رہا ہے۔ حکومت نے الزام عائد کیا ہے کہ ایران کی حکومت اس ایجی ٹیشن کی پشت پناہی کر رہی ہے اور اس کا مقصد بحرین کی حکومت کو ختم کرنا ہے۔

گزشتہ دنوں ایک حکومت مخالف سرگرم کارکن کو پھانسی دیئے جانے کے بعد ملک میں ہنگاموں کی تازہ لہر آگئی تھی۔

نویدات نامی یہ گاؤں بحرین کے دارالحکومت سے 10 کلو میٹر جنوب کی طرف واقع ہے۔ یہاں گزشتہ سال ایک پولیس والے کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے قاتل عیسیٰ احمد حسن قمبر کو ایک فائرنگ سکواڈ نے گولی مار کر موت کی سزا دے دی تھی۔

دسمبر 1994ء میں بحرین کی اکثریتی شیعہ کمیونٹی کی طرف سے سنی حکومت کے خلاف جاری ایجی ٹیشن کے دوران یہ پہلا شخص تھا جسے موت کی سزا دی گئی تھی۔

شہریوں نے بتایا کہ بلوائیوں نے حماد ٹاؤن میں ایک عمارت کو آگ لگا دی جس کے بعد بچے سکولوں کو نہیں گئے ایک سکول کی انتظامیہ نے بچوں کو گھر واپس بھیج دیا۔ تاہم اس احتجاج کا کاروباری دنیا پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا۔

بحرین کی آبادی ساڑھے پانچ لاکھ ہے۔ بحرین کی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ فساد پھیلانے والوں کو غیر ملکی امداد دی جا رہی ہے۔ اور ان کا مقصد حکومت کو ختم کرنا ہے۔

موجودہ سزائے موت سے قبل بحرین میں موت کی آخری سزا 1977ء میں دی گئی تھی۔ اس وقت تین افراد کو موت کی سزا دی گئی تھی جنہوں نے ایک میگزین کے ایڈیٹر کو قتل کر دیا تھا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جو سزائے موت کی مخالف ہے اس مقدمے پر تنقید کی ہے اور اس سزا کی بھی مذمت کی ہے۔ ایمنسٹی نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اب مزید موت کی سزائیں بھی دینے کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔

ooo

کمبوڈیا میں بدامنی

کمبوڈیا میں چند سال قبل اقوام متحدہ نے اس وقت تک کے سب سے بڑے امن مشن کے طور پر اپنی نگرانی میں عام انتخابات کرائے تھے۔ اس وقت یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ کمبوڈیا میں سالہا سال سے جاری خانہ جنگی ختم ہو جائے اور چھاپہ مار کارروائیاں کرنے والے اپنے ہتھیار رکھ دیں گے۔ لیکن یہ آرزو پوری نہ ہو سکی اور اب باغی کھیمر روج نے پھر سے اپنی دہشت پسندانہ کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔

تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ فوج نے کھیمر روج کے خلاف ایک کارروائی میں 70 کھیمروں کو قتل کر دیا ہے۔ تاہم پہلی بار حکومت کے بعض افراد بھی گم ہو گئے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ان کو کھیمر روج نے ہلاک کر دیا ہو گا۔

انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ سیلنگ پریس نے بتایا ہے مارچ کے مہینے میں باغی کھیمر روج کے 70 افراد اور حکومت کے 20۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں اس کے علاوہ حکومت کے 25 سپاہی بھی گم ہو چکے ہیں۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

کی کوشش کی۔ اپنے بچوں اور ان کی اولاد سے پیار و محبت کا سلوک کیا یہی وجہ ہے کہ ہر ایک کی خواہش رہتی کہ آپ ان کے گھر میں رہیں بچے اپنی باری کا انتظار کرتے۔ بڑھاپے کے باوجود آپ کا دل جوان تھا نوجوانوں سے ان کی پڑھائی اور ان کے مستقبل کی باتیں کرتے یہ چند نمایاں خوبیاں تھیں جن کا تذکرہ تحدیث نعمت کے طور پر کیا ہے' خدا کرے کہ ہم اپنے بزرگوں کی اقدار کو پہچان کر ان کو زندہ کرنے والے ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30542 میں مدثر احمد شرف ولد فضل الدین قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مدثر احمد شرف ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد شاد وصیت نمبر28247 گواہ شد نمبر2 محمد عباس احمد وصیت نمبر29407۔

مسل نمبر30543 میں اظہر احمد شکرانی ولد صدیق احمد شکرانی قوم شکرانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اظہر احمد شکرانی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر23648 گواہ شد نمبر2 حافظ برہان محمد خان 4/12 دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر30544 میں محمود احمد طاہر ولد محمد سلیم قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد طاہر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر25729 گواہ شد نمبر2 نصیر احمد انجم وصیت نمبر25746۔

مسل نمبر30545 میں مرزا انوار الحق ولد مرزا محمد رشید قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا انوار الحق ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر18520 گواہ شد نمبر2 محمود احمد شاد وصیت نمبر28247۔

مسل نمبر30546 میں سعادت احمد فیاض ولد مبارک احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سعادت احمد فیاض ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 راجہ برہان احمد طالع وصیت نمبر 29408 گواہ شد نمبر2 آصف محمود ڈار وصیت نمبر29405۔

مسل نمبر30547 میں فرید احمد باری ولد عبدالباری عابد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرید احمد باری ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 عدیل احمد گوندل وصیت نمبر28608 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر30548 میں عطاء الوحید باجوہ ولد ریاض احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الوحید باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالسلام مبشر صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر اسلام آباد کے چھوٹے بیٹے مکرم عبدالمنان بدر صاحب کے دل کا اپریشن مورخہ 20- مارچ کو آرمی ہسپتال (AFIC) راولپنڈی میں ہوا۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ بانڈ

○ 50 روپے کا انعامی بانڈ ملا ہے جس کا ہو نمبر کا حوالہ دے کر دفتر عمومی سے حاصل کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون/کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کرسکتے ہیں۔

(i) ڈگری/ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات
(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus
(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

(نظارت تعلیم)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ 1

چاہے تو جب ہی ہو گا کہ اسے ماما ئیں۔ خدمت گار اور سونے۔ کھانے پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کرسکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو گی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔

(خطبات نور جلد دوم 144-143)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہاہے کہ پاکستان بھارت کے ایٹمی پروگرام اور میزائیلوں سے بلیک میل نہیں ہو گا بھارت نے علاقے میں اسلحہ کی ایک نئی دوڑ اور میزائل پروگرام شروع کرکے دوسرے ممالک کے لئے سنگین خطرات پیدا کردئے ہیں۔ اگر بھارت نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو ہم بھی مناسب اقدامات کریں گے انہوں نے کہا کہ کشمیر میں مجاہدین بھیجنے کاالزام سراسر غلط ہے۔ بھارت کو جان لینا چاہئے کہ جب تک وہ حقیقی نمائندوں سے مذاکرات نہیں کرے گا مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے رنگ میگنٹ نہیں لئے اور امریکہ کو چاہئے کہ اپنے خفیہ اداروں کی رپورٹوں پر نظرثانی کرے۔

○ بھارتی فوج نے درگاہ حضرت بل سے ملحقہ مکان نذر آتش کر دیا جس سے 25 کشمیری مجاہدین زندہ جل گئے۔ شہداء میں پاکستان کے حامی شبیر صدیقی کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ بھارتی فوج نے پہلے مکان کو آگ لگائی اور پھر اس پر گولہ باری بھی کی۔ مقبوضہ کشمیر میں اس بھارتی ظلم پر چار روز کے لئے سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ بھارتی فوج نے درگاہ حضرت بل میں نمازیوں کے داخلے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ اور علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہاہے کہ ہر ادارہ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمل کا پابند ہے۔ کسی کو اگر فیصلہ سے اختلاف ہے تو نظرثانی کی درخواست دے سکتاہے۔ حکومت بھی رجوع کر سکتی ہے۔

○ بتایا گیا کہ جماعت اسلامی نے قرار داد مقاصد پر عمل درآمد کے لئے سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں عدالت عظمیٰ سے درخواست کی جائے گی۔ کہ کتاب وسنت ملک کا بالاتر قانون اور تمام آئین اس کے تابع قرار دیا جائے۔

○ خارجہ امور سے متعلق پارلیمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین اور جمیعت علماء اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہاہے کہ حالات آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ حکومت اور اپوزیشن کا شور محض ڈھال ہے۔ وزیراعظم کا صدر سے رابطے کرنا اس امر کی غمازی کرتاہے کہ ان کے درمیان ہم آہنگی نہیں۔

○ کراچی میں ڈاکوؤں نے چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ کے ڈرائیور کو یرغمال بنا کر سرکاری گاڑی چھین لی۔ ملزموں کو جب ڈرائیور نے یہ بتایا کہ گاڑی کس کی ہے تو وہ چیف جسٹس کو بھی برا بھلا کہتے رہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے سہیل ضیاء بٹ اور نصیر بھٹہ کی گرفتاری پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سال اقتدار ہی نہیں نظام میں بھی تبدیلی آئے گی۔ آزاد عدلیہ کے لئے مسلم لیگ کا ہر کارکن جدوجہد جاری رکھے گا۔ جعلی مقدمات اور گرفتاریاں رکاوٹ نہیں بنیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ سندھ مسلم لیگ کا گڑھ بنتا جارہا ہے۔ سندھی عوام جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنا سیکھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے بے نظیر کے تمام دعوے مسترد کردئے ہیں۔ بے نظیر دور کی لوٹ کھسوٹ کسی سے پوشیدہ نہیں جبکہ میرے ہاتھ تو صاف ہیں اسی لئے کسی سے شرمندہ نہیں۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالحفیظ میمن نے کہاہے کہ میں نوٹیفکیشن کے بغیر واپس سپریم کورٹ نہیں جاؤں گا۔ میں سندھ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ہوں اگر سپریم کورٹ نے بلایا تو واپس چلا جاؤں گا تاہم اس کے لئے وزارت قانون کا نوٹیفکیشن آنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھایاہے جب تک نوٹیفکیشن کے ذریعے بلایا نہیں جاتا۔ عہدہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات من گھڑت ہے کہ سپریم کورٹ نے مجھے شوکاز نوٹس دیاہے۔

○ وزیراعظم بنگلہ دیش بیگم خالدہ ضیاء نے گزشتہ روز ایوان صدر پہنچ کر صدر عبدالرحمان بسواس کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ جس کے بعد صدر نے پارلیمنٹ توڑ دی اور سابق چیف جسٹس حبیب الرحمان کو غیر جانبدار نگران حکومت کا وزیراعظم مقرر کر دیا۔ نگران وزیراعظم نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام سیاسی جماعتیں ان کے ساتھ تعاون کریں تو 90 روز کے اندر انتخابات کرانے میں کوئی مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔

○ برطانیہ کی وزارت داخلہ نے پاکستان کی طرف سے ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین کے متعلق فراہم کردہ دستاویزی ثبوت کا جائزہ مکمل کرلیا ہے۔ اور الطاف حسین کی واپسی کے لئے انٹرپول سے رابطہ کیا ہے۔ امریکہ کی سالانہ رپورٹ برائے انسانی حقوق کے اس اعتراف کے بعد کہ ایم کیو ایم (اے) اور ایم کیو ایم حقیقی کراچی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہیں' الطاف حسین کے بارے میں برطانیہ سمیت یورپی ممالک کی رائے میں تبدیلی آئی ہے۔ اسلام آباد میں وزارت داخلہ اور برطانوی حکومت سے رابطوں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔

جڑی بوٹیوں سے تیار بالوں کی قدرتی غذا
عزیز ہیئر آئیل
بالوں میں چمک، مہک خوبصورتی اور مضبوطی پیدا کرکے بالوں کو بڑھاتا، گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
قیمت -/65

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن
نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
اور
تمام احمدی بھائیوں کو ڈش ماسٹر کی جانب سے
احمدیہ ٹیلیویژن کی 24 گھنٹے نشریات شروع ہونے پر
مبارکباد پیش ہے
احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل کی نشریات آپ تک صاف اور واضح پہنچانے کیلئے آپ کے
دیرینہ خادم
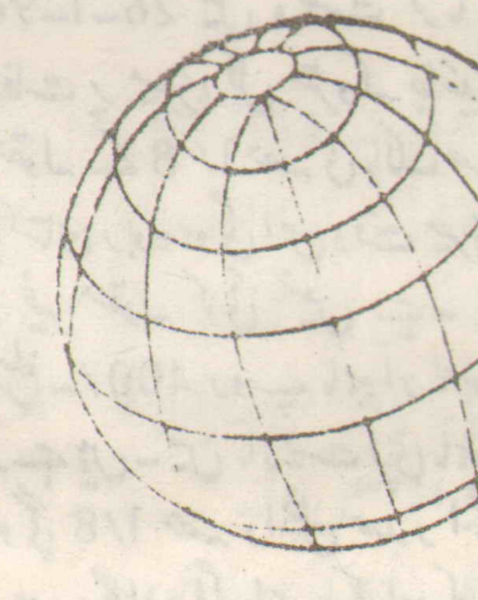
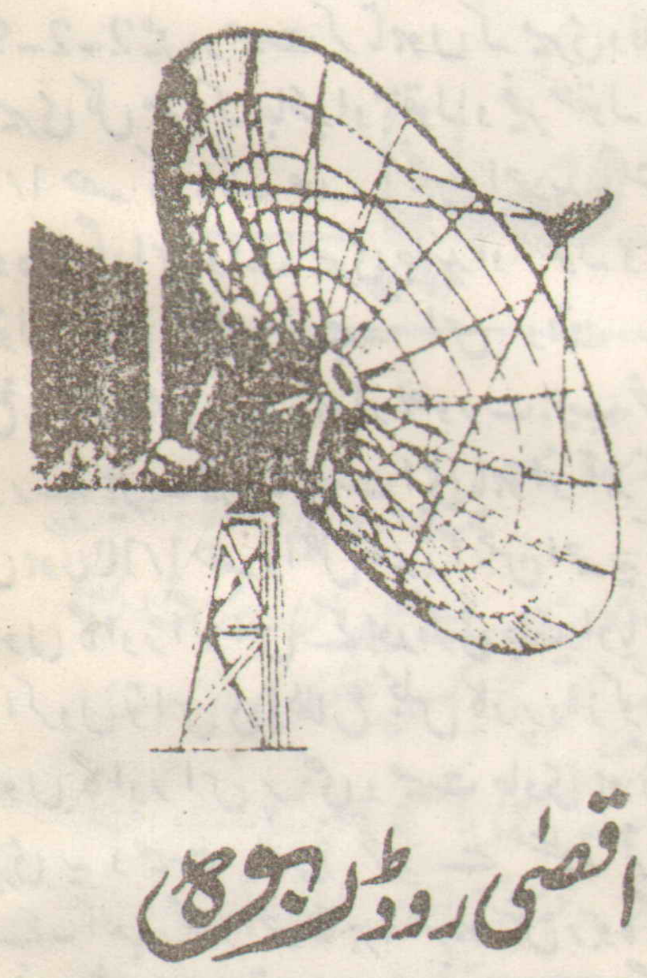
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274
537
538
212487 رہائش

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے —— ۲۵۰ روپے ——
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534